الاقوال المنیفہ فی تابعیۃ الامام ابی حنیفہؒ

تابعیۃ الامام الاعظمؒ

(امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت)

مولفہ

حضرت مولانا مولوی عبداللہ خانصاحبؒ کرتپوری (بجنور)

ناشر

نصیر الدین بک بائینڈر۔ محلہ صابن کٹرہ۔ آگرہ

تعارف تصنیف حضرت مصنف علیہ الرحمہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد جس زمانہ میں احقر کا قیام شہر آگرہ کے محلہ قرول باڑہ میں تھا محلہ کی مسجد میں ایک روز ایک نئی شکل دکھائی دی صورت سے نور علم و عمل نمایاں تھا، پیشقدمی کرکے ملاقات کی اور تعارف حاصل کیا معلوم ہوا کہ آپکا اسم گرامی مولانا عبد اللہ خاں صاحب ہے کرتپور ضلع بجنور وطن ہے ہمارے محلہ کے ایک پڑوسی بھائی نصیر الدین صاحب انکے داماد ہیں انھیں کے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

مزید تعارف کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ دار العلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت علامہ شاہ انور صاحب کشمیری علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں ہیں غیر مقلدین کے پیدا کردہ مسائل انکی تحریر کا موضوع رہتے ہیں موصوف نے اپنے چند رسائل احقر کو بھی عنایت فرمائے تھے، تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ وطن میں انکا انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے

بھائی نصیر الدین صاحب نے زیر نظر رسالہ کا مسودہ احقر کو دیا کہ ہمارے خسر صاحب کے کاغذات میں یہ مسودہ ملا ہے اسے چھپوا دیا جائے ان کی اس خواہش کی تعمیل میں احقر نے رسالہ کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لے لیا جو آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ والسلام

عبد القدوس رومی (مفتی آگرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت ایک حقیقت ہے نفس الامر میں اسکے انکار کی گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مکی حنفی محدث کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہے فَمَنْ نَفَی اَنَّہٗ تَابِعِیٌّ فَاِمَّا مِنَ التَّتَبُّعِ الْقَاصِرِ اَوِ التَّعَصُّبِ الْفَاتِرِ یعنی امام صاحبؒ کی تابعیت کا انکار اپنی تلاش وجستجو کی کوتاہی کا نتیجہ ہوسکتا ہے یا فتور تعصب کا سبب۔ مصنفین اپنی اپنی تصانیف میں اسکا اعتراف کرتے چلے آرہے ہیں جمہور مورخین بالخصوص حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے اقوالِ تاریخی کتب وسوانح میں صاف صاف مذکور ہیں البتہ بعض مصنفین کیلئے ابن حجرؒ عسقلانی کا "تقریب التہذیب" میں امام صاحبؒ کو طبقہ سادسہ میں شمار کرنا باعث خلجان ہوگیا مولانا عبدالحیؒ لکھنوی نے فرمایا اگرچہ "تقریب" سے امام صاحب کا تبع تابعی ہونا مستفاد ہوتا ہے مگر اصح یہ ہے کہ آپ تابعی تھے (مقدمہ عمدۃ الرعایۃ) انکے تلمیذ مولانا نیمویؒ نے امام صاحبؒ کو "تقریب" میں طبقہ سادسہ میں شمار کئے جانے سے متاثر ہو کر لکھا کہ یہ حافظؒ

کی لغزش قلم ہے ۔ من الخامسہ لکھنے کی بجائے من السادسہ لکھا گیا (اوشحۃ الجید) مولانا نذیر حسین صاحب اہلحدیث نے حافظؒ کے تہذیب کے قول (وَرَأَى أَبُو حَنِيفَةَ أَنَسًا) کی تاویل میں یہ شق اختیار کی کہ گو حافظؒ نے "تہذیب" میں امام صاحبؒ کو رویت انسؓ کی بناء پر تابعی مان لیا تھا لیکن انھوں نے اپنی بعد کی تصنیف "تقریب" میں امام صاحبؒ کو طبقہ سادسہ میں شمار کر کے اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا ہے (معیار الحق) ۔

راقم السطور عفی عنہ نے نصف صدی قبل ایک تحریر کے ذریعہ یہ ثابت کیا تھا کہ تقریب کا طبقہ سادسہ تابعین کا طبقہ ہے اتباع التابعین کا طبقہ نہیں ہے اتباع التابعین کے طبقات کی ابتدا طبقہ سابعہ سے ہوتی ہے ۔ تفصیل آئندہ آتی ہے ۔ احقر نے اس تحریر کو اپنے استاذ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نور اللہ ضریحہ کو سنایا استاذ مرحوم نے مسرت کے ساتھ اپنے خاص لہجہ میں فرمایا "تہذیب و تقریب کے مرادوں کی پیچیدگی کو ما شاء اللہ حل کر دیا" حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف مذکور کا سابق نام "القول الصحیحہ" کی بجائے "القول المنیفہ فی تابعیۃ الامام ابی حنیفۃؒ" تجویز فرمایا

اب حضرتؒ کے تجویز فرمودہ نام سے شایع کیا جارہا ہے۔

رجوع بمقصد سے قبل حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بیان کرنا مناسب تھا مگر حضرت امام صاحبؒ کے مناقب میں علمائے مورخین کی مستقل تصانیف ہیں آپکے اوصاف پر مفصل کلام کرنے سے بڑے بڑے علمار نے عجز کا اظہار کیا ہم کیا اور ہماری یہ مختصر تحریر کس شمار میں، ہم یہاں صرف ایک قول علامہ ولی الدینؒ عراقی شافعی مولف مشکوٰۃ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، موصوف نے شریک نخعیؒ کا قول (کان ابوحنیفہ طویل الصمت دائم الفکر قلیل المحادثۃ للناس) نقل کرنے کے بعد فرمایا

وھذا من اوضح الامارات علی علم الباطن والاشتغال بمہمات الدین فمن اوتی الصمت والزھد فقد اوتی العلم کلہ ولو ذھبنا الی شرح مناقبہ وفضائلہ لاطلنا الخطب ولم نصل الی الغرض فانہ کان عالماً عاملاً ورعاً. زاھداً عابداً اماماً فی علوم الشریعۃ

(الاکمال فی اسماء الرجال)

یعنی" ابوحنیفہؒ بہت زیادہ خاموش رہنے والے، ہمیشہ غور و فکر میں رہنے

والے، لوگوں سے کم گفتگو کرنے والے تھے (نخعیؒ) اور یہ امامؒ کی علم باطن کیطرف متوجہ رہنے اور مہمات دین کیطرف مشغولیت کی واضح ترین نشانی ہے جس شخص کے حصہ میں قسمت ازلی سے خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی آگئی (تو سمجھ لیجئے) اسکو تمام علوم ہی دیدئیے گئے۔ اگر ہم امام صاحبؒ کے مناقب و فضائل کی تفصیل کی طرف جائیں گے تو کلام طویل ہو جائے گا اور پھر بھی ہم غرض تک نہیں پہونچ سکیں گے (کہ ان کے فضائل و مناقب کا احصار ہماری قدرت میں نہیں) مختصر کہ آپ عالم باعمل تھے متقی تھے، زاہد تھے، عابد تھے، علوم شریعت کے امام تھے۔"

(الکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت ایمان دیکھنے والے صحابی ہیں، صحابی کو بحالتِ ایمان دیکھنے والے تابعی ہیں۔ حدیث میں ہے طوبیٰ لمن رآنی ورآمن رآنی علامہ عراقی فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد طوبیٰ من رآنی الخ میں صحابی اور تابعی کی تعریف خود بیان فرمادی اور صحابیت و تابعیت کا مدار صرف رویت کو قرار دیا ہے یعنی خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھکو دیکھا یا میرے دیکھنے والے

کو دیکھا۔ دوسری روایت میں ہے لا تمس النار مسلما رآنی اور آمن رآنی یعنی جس مسلمان نے مجھکو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا وہ نار جہنم سے محفوظ رہے گا۔ (سنن ترمذی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہر دو مراتب (صحابیت و تابعیت) کا مدار صرف رؤیت کو قرار دیا ہے خواہ یہ رؤیت بحالت طفولیت یا صغرسنی ہی میں ہو۔ مختصر جرجانی میں ہے الصحابی مسلم رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا صحابی ہے۔ تدریب الراوی میں ہے ومن رای النبی صلی اللہ غیر ممیز کمحمد بن ابی بکر الصدیق فانہ صحابی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر شعوری عمر میں دیکھا وہ بھی صحابی ہے جیسا کہ محمد ابن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ امام بخاریؒ نے صحابی کی یہ تعریف بیان کی من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آہ من المسلمین فھو من اصحابہ (صحیح بخاری ج ۲)۔ امام ابو حنیفہؒ کی پیدائش محتاط قول کے موافق ۸۰ھ کی ہے اس زمانہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بلاد عرب میں حیات تھے محدثین نے چار صحابیوں کے نام خاص طور پر تحریر کئے ہیں تہذیب الاسماء میں ہے قال

الشیخ ابواسحق کان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انسؓ بن مالکؓ - عبدؔ اللہ اوفیؓ - سہل بن سعدؓ ابوالطفیلؓ - یعنی امام صاحبؒ کے زمانے میں یہ چار صحابی حیات تھے - حافظ جلال الدین سیوطی شافعی تبییض الصحیفہ میں لکھتے ہیں رفع ھذا السوال الی الحافظ ابن حجر فاجاب ابوحنیفۃ ادرک جماعۃ من الصحابۃ لانہ ولد بالکوفہ سنۃ ثمانین من الھجرۃ وبہا یومئیذ عبداللہ بن اوفیؓ فانہ مات بعد ذلک وبالبصرۃ انسؓ وقد اورد ابن سعدؓ بسند لاباس بہ ان اباحنیفہ رأی انسًا یعنی حافظ ابن حجرؒ کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کا سوال لایا گیا تو حافظؒ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ نے چار صحابہ کو پایا ہے کیونکہ امام کی پیدائش ۸۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔ اور ان دنوں عبداللہ بن اوفیؓ صحابی کوفہ میں زندہ تھے جنکی وفات اسکے بعد ہوئی اور بصرہ میں انس بن مالکؓ صحابی حیات تھے - مورخ بن سعد نے معتبر سند سے بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا - خود حافظ ابن حجرؒ تہذیب التہذیب میں

طبقۃ کبار اتباع التابعین کمالک والثوری۔

یاد داشت ضروری متعلق طبقہ سادسہ

طبقہ سادسہ کی مثال میں حافظ ابن حجرؒ نے ابن جریج کا نام پیش کیا ہے اور ہم نے تحریر کیا اور جبکہ ابن جریجؒ خود تابعی ہیں۔ ابن جریج کو طبقہ سادسہ میں شمار کرنا خود اسکی ضمانت ہے کہ طبقہ سادسہ تابعین کا طبقہ ہے ابن جریج کو حافظ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں حافظ حدیث شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں ولد نیف وسبعین وادرک صغار الصحابۃ لکن لم یحفظ عنہم (تذکرۃ الحفاظ)۔ مورخ ابن سعد ص ۳۶۱ میں لکھتے ہیں الطبقۃ الرابعۃ من التابعین عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ویکنی ابا الولید توفی ۱۵۰ھ۔

ابن جریج کے علاوہ اور متعدد تابعین کو حافظ ابن حجرؒ نے طبقۂ سادسہ میں شمار کیا ہے انکے تابعین ہونے کی خود حافظ ابن حجرؒ تصریح کر رہے ہیں مثلاً عبد الرحمان بن سلیمان بن عبد اللہ ابن ابی عامر الانصاری کو تقریب میں طبقہ سادسہ میں شمار کیا اور خود ابن حجرؒ ان عبد الرحمان کے متعلق مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں وعبد الرحمٰن من صغار التابعین"۔ عبد اللہ ابن عطاء الطائفی المکی" کو تقریب میں طبقۂ سادسہ میں شمار کیا

اور طبقات المدلسین میں انکے تابعی ہونے کی خود ابن حجر ہی تصریح کر رہے ہیں عبد اللہ بن عطا الطائفی نزیل مکہ من صغار التابعین۔

حافظ ذہبیؒ کا قول ابن جریجؒ کے متعلق آدرک

صغار الصحابۃ لکن لم یحفظ عنھم ابن جریجؒ حسب تصریح ذہبی و دیگر محدثین کی تحقیق کے موافق حافظ حدیث ہیں اور حافظ حدیث کم از کم ایک لاکھ احادیث کا حامل اور حافظ ہوتا ہے، لاکھوں حدیثوں کے حامل اور یاد رکھنے والے ابن جریجؒ صحابہ کی معدودے چند احادیث کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس پر کسی طور صحیح تصور نہیں کیا جا سکتا۔

دیگر ضروری تحقیق متعلق لفظ "آدرک"

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول میں ابن جریج کے متعلق ادرک بعض الصحابۃ اور علی ہذا البعض کتب کے حوالہ سے مولانا نذیر حسین دہلویؒ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس سے نفی تابعیت پر استدلال کیا ہے جو بالیقین محدثین کی اصطلاح اور محاورات کے خلاف ہے،

اور صحیح نہیں۔ اسماء الرجال کی اساسی کتاب الکمال
کے مصنف حافظ حدیث عبد الغنی مقدسی ایک راوی
(صالح مولی التوأمۃ) کی تصنیف کا رد کرتے ہوئے فرماتے
ہیں:- انہ اذا قال الصالح مولی التوأمۃ ثقۃ حجۃ
قیل لہ ان مالکا نزک السماع منہ قال انما ادرکہ
مالک بعد ما کبر، وخرف فسمع منہ احادیث منکرات
لکن ابن ابی ذئب سمع منہ قبل ان یخرف ومن
سمع منہ قبل ان یخرف فھو ثبت — وکذا قال
الامام احمد (مولی التوأمۃ صالح الحدیث مالک
ادرک صالحاً قد اختلط وھو کبیر۔ علم بہ باساً
وقد روی عنہ اکابر اھل المدینہ (تہذیب التہذیب)
امام اور مصنف "الکمال" حافظ عبد الغنی المقدسی
کے اقوال ہیں اس لفظ ادرک کا نہ صرف لقاء شیخ پر اطلاق
بلکہ روایت وسماع عن الشیخ پر بھی اطلاق کیا گیا ہے۔
ان ہر دو ائمہ کے اقوال کی روشنی میں امام ابوحنیفہ اور
ابن جریج ہر دو کیلئے سماع روایات عن الصحابہ کا ثبوت
ہوتا ہے۔ پھر اس لفظ سے نفی رؤیت یا نفی لقاء پر استدلال

کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

امام صاحبؒ کا سماع روایا عن الصحابۃؓ

بعض نقول مذکورہ میں امام صاحبؒ کے سماع عن الصحابۃ کی نفی مذکور ہے اسکی تحقیق مختصراً یہ ہے کہ جن اقوال سے امام صاحبؒ کا سماع عن الصحابۃ کا ثبوت ہوتا ہے وہ مثبت ہیں اور جن سے انکار مترشح ہے وہ نافی ہیں اور نافی پر مثبت کے ترجیح کا محدثین کا مسلمہ اصول ہے نافی کو علم نہیں ہوا اس لئے انکار کیا اور جسکو علم ہوا وہ اسکا اقرار کرتا ہے مثبت کے علم کو نافی کا عدم علم زائل نہیں کر سکتا۔ یہ بحث ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے تاہم ایک معتبر نقل محدث ابن عبدالبر مالکی کی بیان کردہ پیش کیجاتی ہے ہم نے اپنے استشہاد میں ابتک غیر مذاہب کی نقول کو پیش کیا ہے علی ہذا یہ نقل بھی ایک مالکی المذہب محدث کی ہی ہے روی عبد اللہ بن جعفر الرازی ابو علی الامام عن ابی یوسف سمعت ابا حنیفۃ یقول حججت مع ابی سنۃ ستۃ وتسعین ولی ست عشر سنۃ فاذا شیخ قد اجتمع علیہ الناس فقلت من ھذا الشیخ فقال الرجل قد صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقال له عبد الله بن الحارث بن جزء فقلت لابي
فاى شئ عنده فقال عنده احاديث سمعها من
رسول الله صلى عليه وسلم فقلت لابي قدمني
اليه حتىٰ اسمع منه فقعدت بين يديه وجعل
يفرج الناس حتى دنوت منه فسمعته منه يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تفقه
في دين الله كفاه همه ورزقه الله من حيث
لا يحتسب ۔ (از جامع بيان العلم وفضله لابن البر المالكی
ماخوذ از مقدمہ کتاب الآثار مولانا ابوالوفا افغانی ۔ مطبوعہ
حیدرآباد ص ۲۷ (و امام اعظم اور علم الحدیث)

یعنی عبداللہ ابن جعفر رازی ابوعلی امام نے امام
ابو یوسف رح سے روایت کیا کہ میں نے امام ابوحنیفہ رح کو کہتے
ہوئے سنا کہ میں نے اپنے باپ کے ساتھ سنہ ۹۶ھ میں
حج کیا اور میری عمر اس وقت سولہ سال کی تھی کہ ناگاہ
دیکھا کہ لوگ ایک بزرگ کے پاس جمع ہو رہے ہیں ۔
میں نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں ؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن الحارث رض ہیں ۔ میں نے

پوچھا ان کے پاس کیا ہے؟ کہا کہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث ہیں میں نے اپنے والد سے کہا کہ مجھکو بھی ان کے پاس تک لے چلو تاکہ میں ان سے کچھ سنوں، والد لوگوں کو ہٹاتے ہوئے مجھکو لے گئے میں ان کے قریب پہونچا، میں نے ان سے سنا فرما رہے تھے

"فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے
اللہ کے دین میں تفقہ کیا اللہ تعالیٰ اسکے (دنیاوی)
ہموم کے لئے کافی ہے اور اسکو ایسے طریقوں سے
روزی دیگا جو اسکے وہم وگمان سے بھی باہر ہیں"

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ بھی مثالی تھی اور آپکی وفات بھی آپکے عنداللہ مقبولیت کی روشن علامت ہے آپ خلفائے عباسی کے خلیفہ جابر بادشاہ منصور کے ہم زمانہ تھے آپ اس جابر بادشاہ کی حکومت کے خلاف تھے اور اسکی بجائے مقبول ترین خلائق سیدۃ نساء اہل الجنۃ کے نبیرہ حضرت امام ابراہیم کی حکومت کیلئے ساعی تھے . . . . سے بے نیاز ہوکر جرأت مندانہ گفتگو بادشاہ سے بالمشافہ فرما چکے تھے کہ آپ مسلمانوں کی رائے

سے منتخب خلیفہ نہیں ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی کمال قوت ایمانی کا یہ درجہ تھا کہ ظالم و جابر سے بلا جھجھک اسکا اظہار فرمایا ا فضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر کا حق ادا کردیا بادشاہ نے سمجھ لیا کہ یہ میری حکومت کیلئے خطرناک ہیں لہٰذا امام صاحب کی زندگی کے ختم کرنیکا منصوبہ باندھا مگر وہ صاف قاتلوں میں بھی اپنا نام لکھانا نہ چاہتا تھا اُسنے امام صاحبؒ کی زندگی ختم کرنے کیلئے زہر خورانی کا پلان بناکر امام صاحبؒ کو قید کیا اور پھر زہر خورانی کے ذریعہ امام صاحبؒ کی زندگی کو ختم کیا، بادشاہ منصور خود قاتلوں میں لکھے جانے سے بچا مگر تاریخ کے اوراق پر مہر ثبت ہے سقی المنصور ابا حنیفة سمًا فمات شهيدًا (رحمہ اللہ) امام ابوحنیفہؒ دنیا سے رخصت ہوگئے مگر انکا نام رہتی دنیا تک روشن رہیگا ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

بحمد اللہ انکے مذہب مسلک پر چلنے والے سب مذہبوں سے زیادہ بلکہ عالم اسلام کی تین چوتھائی پر آباد ہیں اور دنیا کے سب فقہوں سے اعلیٰ و اولیٰ مسلّمہ طور پر ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ درجۂ شہادت حسب فرمودۂ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سو شہیدوں کا درجہ تھا۔ من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد فساد امتی کے دور میں استقامت اللہ کے خاص بندوں ہی کے حصہ میں آتی ہے

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیائکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم ہ

امام ابوحنیفہؒ کی یہ استقامت بتوفیق ایزدی تھی وہ نہ تو بادشاہ کو خوش کرنے کی طرف مائل ہوئے اور نہ انھوں نے کسی طرح تاویل کرکے خود کو تکالیف سے بچانے کی سوچی وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

امام ابوحنیفہؒ کے اس مخلصانہ ومقبول جہاد کی برکات زمانہ تک رہیں ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

کچھ زمانہ بعد جب خلق قرآن کا فتنہ کھڑا ہوا، امام احمدؒ کی ننگی کمر پر جب کوڑے مارے جارہے تھے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مصائب وآلام پر بچشم نم رنج وغم کے ساتھ اسکا اظہار فرمایا

بکیٰ وترحم علیٰ ابی حنیفہ

"ھذا آخر ما وجدنا فی المسودۃ ولیس فیھا شئی مما یدل علیٰ اختتام الرسالۃ" ۱۲

محمد غفرلہ القدوس

دار الافتاء مظاہر العلوم (وقف) سہارنپور

۱۱ر صفر المظفر ۱۴۱۶ھ دیوم الثلثاء